بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ‖ ۳۱ ہجرت ۱۳۳۸ھش ‖ ۳۱ مئی ۱۹۵۹ء ‖ نمبر ۱۲۸

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت یابی کیلئے

خاص دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں لاہور سے آمدہ اطلاع شائع ہو چکی ہے، حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ اور جگہ نہ ملنے کی وجہ سے آپ ہسپتال میں ابھی داخل نہیں ہو سکے ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

بائیں ٹانگ میں درد ہے اور کل سے کچھ حرارت کی شکایت ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ۔ ۳۰ مئی۔ کل صبح سے تین بجے تک حضور کی طبیعت سخت گھبراہٹ اور بے چینی کے باعث خراب رہی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت میں سکون ہوا۔ اور حضور نے کچھ آرام فرمایا اور شام کے قریب طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند تو آ گئی مگر وقفوں کے بعد۔ اس وقت صبح طبیعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکون ہے مگر بائیں ٹانگ میں درد کی شکایت فرماتے ہیں۔ کل سے کچھ حرارت ہو گئی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح ۳۰ مئی ۱۹۵۹ء

نذر محمد صاحب افغان درویش کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

میاں خدا بخش صاحب درویش کی وفات کے بعد دوسرے دن قادیان سے یہ اطلاع ملی ہے کہ نذر محمد صاحب افغان درویش بھی وفات پا گئے ہیں۔ ان کو ایک سٹول سے گر کر سخت چوٹیں آئیں۔ اور اس کے دوسرے دن فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نذر محمد صاحب افغان علاقہ خوست ملک افغانستان کے رہنے والے تھے۔ اور ملکی تقسیم سے کافی عرصہ قبل قادیان ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ اور پھر وہیں ملکی تقسیم کے بعد بھی صبر و شکر کے ساتھ بیٹھے رہے۔ بہت خاموش طبیعت کے تھے اور الگ تھلگ رہنے کے عادی تھے۔ اس لئے ملکی زبان بہت کم سمجھ سکتے تھے اور زیادہ تر پشتو ہی بولتے تھے مگر ویسے کافی جوش رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے۔ فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۲۹/۵/۵۹

احمدیہ دار التبلیغ بو مغربی افریقہ میں وزیر تعمیرات کی تشریف آوری

جماعت احمدیہ سیرالیون کی اسلامی خدمات کا اعتراف

بو (سیرالیون مغربی افریقہ) مبلغ سیرالیون مکرم قریشی محمد افضل صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۵۹ء کو حکومت سیرالیون کے وزیر تعمیرات آنریبل چیف کانڈے بور صاحب اپنے عملہ کے متعدد افسران اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی معیت میں احمدیہ دار التبلیغ بو میں تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کے امیر اور سیرالیون میں احمدیہ مشنوں کے انچارج مبلغ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی، مبلغ اسلام مکرم سید احمد شاہ صاحب، مبلغ اسلام مکرم ملک غلام نبی صاحب اور جماعت احمدیہ بو کے دیگر احباب نے ان کا استقبال کیا۔ وزیر موصوف نے مشن ہاؤس کے علاوہ احمدیہ سکول اور بورڈنگ ہاؤس کا بھی معائنہ کیا۔ آپ نے بورڈنگ ہاؤس میں مقیم طلباء سے باتیں کیں۔ اور عربی زبان میں ان کی دسترس سے بہت خوش ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے احمدیہ سنٹرل لائبریری۔ ریڈنگ روم اور احمدیہ پریس کا بھی معائنہ کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے احمدیہ مشن سیرالیون کی اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے جماعت کے کام کو بہت سراہا۔ نیز مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون کے مسلمانوں میں عربی علوم کو زیادہ سے زیادہ رائج کرنے کی غرض سے عربی علوم کے ایک کالج کے قیام کا بھی انتظام کرے۔

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان

ربوہ۔ ۳۰ مئی۔ کل مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۵۹ء کو صبح سات بجے نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا اسلام کی پہلی اور دوسری کتاب کا امتحان ہوگا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ۔ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے پرسوز دعائیں

ربوہ ۳۰ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے باعث کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ جس میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں کرنے کی تحریک کی۔ چنانچہ نماز جمعہ میں حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت درجہ خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی گئی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ ۔ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۹ء

اخلاق

ملتان ڈویژن کی نصاب کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ پرائمری اور مڈل کے نئے نصاب میں عربی اور دینیات کی تعلیم کو لازمی مضامین قرار دیا جائے۔ تاکہ پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اس کی تکمیل ہو۔ اس پر ایک معاصر رائے زنی کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ

"ہم جہاں عربی اور دینیات کی تعلیم کے لازمی کئے جانے کی صدق دل سے تائید کرینگے وہاں ہم اس نصاب کمیٹی اور اسی قسم کی دوسری نصاب کمیٹیوں کے معزز ارکان سے جو دوسرے ڈویژنوں میں نصاب کے متعلق سفارشات مرتب کریں گے۔ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستانی طلبہ کی تعلیم کا مذکورہ بالا مقصد حاصل کرنے کے لئے صرف عربی اور دینیات کی تعلیم پر ہی اکتفا نہ کیا جائے۔ بلکہ پوری تعلیم میں اسلامی ذہن پیدا کرنے والے نصاب کو جاری و ساری کیا جائے۔ ہر مضمون اسی نقطۂ نگاہ سے پڑھایا جائے۔ اور اساتذہ تک کا انتخاب اسی نقطۂ نگاہ سے کیا جائے۔ جن ملکوں نے اپنی قوموں کے اندر نظریاتی انقلاب برپا کرنا چاہا ہے۔ ان کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ انہوں نے بنیادی مقصد کے حصول کی طرف جانے والی تمام تعلیمی راہوں کو اس غرض کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس معاملے میں سب سے زیادہ اہم تعلیم کے ساتھ دینی اور اسلامی تربیت ہے۔ اخلاق۔ عادات۔ تہذیب۔ ثقافت طرز فکر اور کردار و سیرت ہر شے کا رُخ اسلام کی طرف ہو۔ تاکہ ایک بچہ ابتدا سے اس شعور۔ احساس اور جذبے سے سرشار ہو کر اٹھے کہ وہ ایک مسلمان ہے مسلمان قوم کا فرد ہے اور ایک اسلامی مملکت کا شہری ہے۔"

ہم معاصر سے حرف بحرف متفق ہیں اگر شروع ہی سے بچوں کی اسلامی طریق پر تربیت کی جائے۔ تو یقیناً ہماری آئندہ نسل موجودہ نسل سے زیادہ اسلام پسند ہو سکتی ہے۔ اور پاکستان کی ایسی نشوونما میں جو اس مقصد کو پورا کرتی ہو جس کے لئے اسے حاصل کیا گیا ہے زیادہ مددگار ہو سکتی ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ہمارے سکولوں میں اساتذہ بھی تربیت یافتہ ہیں۔ دینی تعلیم والوں کی جو حالت ہے وہ بھی معاصر موصوف نے اپنے اسی پرچہ میں بیان کی ہے۔ چنانچہ اپنے مزاحیہ کالم میں معاصر نے لکھا ہے

"ضلع منٹگمری میں عارف والا کے قریب ایک گاؤں میں ایک ہائی سکول "جامعہ اسلامیہ" کے نام سے قائم ہے۔ اس کا قیام تین چار برس ہوئے عمل میں آیا تھا۔ ایک مخلص اور دیندار مسلمان زمیندار نے یہ تعلیمی ادارہ بڑی امنگوں اور بلند ارادوں اور اعلیٰ تعلیمی نظریات و مقاصد کے پیش نظر قائم کیا تھا۔ اور وہ اپنی خداداد دولت کو اس کی کامیابی کے لئے بڑی حوصلہ مندی اور ایثار کے ساتھ استعمال کر رہا ہے۔ اس کے بانی کا خیال ہے کہ اس ادارے کو ایک ہائی سکول سے ترقی دے کر ایک ایسی یونیورسٹی بنا دیا جائے جس کے فارغ التحصیل طلبہ جدید و قدیم کے امتزاج کا بہترین نمونہ ہوں۔

اس قسم کے ادارے کے لئے قدرتی طور پر دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ دنیوی علوم کی تعلیم کے لئے "جامعہ اسلامیہ" میں گریجوایٹ اور فنی تعلیم کے ڈگری یافتہ اساتذہ موجود ہیں جو اپنا فرض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ مگر عربی علوم اور دینیات کی تعلیم کے لئے معلّم کی تلاش و جستجو میں جو مشکلات پیش آئیں اس کا تذکرہ اس مدرسے کی سالانہ رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ ایک معاصر نے اس کا جو خلاصہ پیش کیا ہے وہ ایک اچھے خاصے مزاحی افسانے کی حیثیت رکھتا ہے۔ وھو ھذا۔

اس اسامی کے لئے سب سے پہلا انتخاب جن بزرگ کا ہوا وہ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے متعلق رپورٹ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دیر سے سکول آتے حالانکہ وہ بورڈنگ میں رہتے تھے جو سکول سے ملحق ہے ان کے دیر سے آنے کی وجہ سے طلبہ اور دوسرے اساتذہ برے تاثرات لیتے۔ مگر ان کی اس عادت کو بھی گوارا کیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک تبلیغی اجتماع کے لئے کراچی تشریف لے گئے۔ انہوں نے ایک ہفتے کی رخصت لی تھی مگر ڈیڑھ ماہ کے بعد تشریف لائے۔ اس دوران میں نہ رخصت کی درخواست نہ آنے کی اطلاع اور نہ کوئی اور خبر۔ چنانچہ انہیں رخصت کر دیا گیا۔

دوسرے صاحب کی تربیت مدرسے کی طرف سے ۵۰ روپے کا ماہوار وظیفہ دے کر نارمل سکول گکھڑ میں کرائی گئی تھی یہ صاحب تشریف لائے۔ اور آتے ہی جوڑ توڑ سازش اور ہیڈ ماسٹر سے بغاوت شروع کر دی۔ مقصد یہ تھا کہ انہیں نکال دیا جائے تاکہ وہ وظیفہ کی وجہ سے "جامعہ اسلامیہ" کی ملازمت کی پابندی سے آزاد ہو جائیں۔ اس پر بھی چشم پوشی کی گئی تو گرما کی تعطیلات ہی جو گئے تو اب تک آ رہے ہیں۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملازمت اختیار کر لی۔ تیسرے صاحب بلند پایہ عربی مدارس کے فارغ التحصیل تھے۔ مگر وہ طلبہ اور اساتذہ میں بیٹھ کر نہایت فحش مذاق اور مغلظات کے شوقین تھے۔ نماز کے وقت پاؤں پھیلا کر سوتے اور گروہ بندی اور فساد باہمی سے شغف رکھتے تھے۔ انہیں ان کی عادات کی وجہ سے رخصت کر دیا گیا۔

اس کے بعد ایک حافظ صاحب کو بڑی تلاش سے گوجرانوالہ سکول سے لایا گیا۔ مگر ان کے گھریلو حالات ناسازگار رہے۔

اس کے بعد لکھا ہے کہ ایک ایم۔ اے عربی کو رکھا گیا۔ لیکن اس کو بھی بعض وجوہات کی بنا پر جو کو ہم یہاں نقل نہیں کرنا چاہتے سکول سے نکلنا پڑا۔ پھر آخر میں لکھا ہے کہ

"اب ایک اور حضرت مولانا تشریف لائے ہیں۔ خدا کرے وہ توقعات پر پورے اتریں۔"

معاصر یہاں تک دوسرے معاصر کا خلاصہ نقل کر کے خود رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"سنی آپ نے یہ داستان جو قصہ چہار درویش سے کیا کم دلچسپ ہے۔ ایک معاصر یہ داستان بیان کرنے کے بعد ایک ایسے دارالعلوم کے قیام کی ضرورت کا اظہار کرتا ہے۔ جو جدید مغربی تعلیم اور دینی و اسلامی علوم دونوں کے گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ پیدا کر سکے۔ تاکہ اس کے فارغ التحصیل ہمارے اسکولوں اور کالجوں میں مذہبی تعلیم دینے والے اساتذہ اور شہروں اور قصبوں کی مسجدوں میں امام ہوں اور انہیں معقول تنخواہ دی جائے۔ مگر گستاخی معاف جب تک ملک کے سارے نقشہ زندگی کا رُخ اسلام کی طرف نہ پھیر دیا جائے۔ اس وقت تک نہ دارالعلوم قائم ہو سکتا ہے نہ اسکو طلبہ مل سکتے ہیں اور نہ ان سے کوئی خدمت لی جا سکتی ہے۔ جب ملک میں دین اور دینی علوم ہی کو کوئی مقام عزت حاصل نہیں۔ تو اسلامیات کے گریجوایٹوں اور اماموں کی عزت کون کرے گا اور ادھر کون آئیگا۔"

اس میں بنیادی چیز جو محسوس کی جائے گی یہ ہے کہ سکول میں گریجوایٹ اور فنی تعلیم کے ڈگری یافتہ اساتذہ کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہے۔ کیونکہ "وہ اپنا فرض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔" مگر عربی اور دینیات کے اساتذہ کے حصول میں سخت مشکلات در پیش آئی ہیں۔ جن کا ثبوت واقعات سے بہم پہونچایا گیا ہے۔ جیسا کہ اوپر نقل کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ عربی اور دینیات کے معلموں کی اپنی تعلیم و تربیت صحیح نہیں ہوئی ہوتی۔ جہاں بی۔ اے بی ٹی اساتذہ تعلیم و تربیت کی باقاعدہ ٹریننگ لیتے ہیں۔ وہاں عربی اور دینیات کے ماہرین اس سے بالکل کورے ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس ضمن میں نہایت افسوسناک بات جو ہے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ عموماً وقت کی پابندی اور دیگر اخلاقی اصولوں سے بھی بے نیاز ہوتے ہیں۔ اس لئے معاصر کا یہ کہنا درست ہے کہ

"جب تک ملک کے سارے نقشہ زندگی کا رخ اسلام کی طرف نہ پھیر دیا جائے اس وقت تک نہ دارالعلوم قائم ہو سکتا ہے نہ اسکو طلبہ مل سکتے ہیں اور نہ ان سے کوئی خدمت لی جا سکتی ہے جب ملک میں دین اور دینی علوم ہی کو کوئی مقام عزت حاصل نہیں۔ تو اسلامیات کے گریجوایٹوں اور اماموں کی عزت کون کریگا اور ادھر کون آئیگا"

(باقی صفحہ پر)

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کیلئے

— قواعد کی ضروری تشریح —

(۱) جو شخص اپنی وصیت کو بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو اور وصیت منسوخ کرانے کے لئے خود درخواست کرے۔ اور اس طرح اس کی وصیت منسوخ ہو جائے ایسا شخص اگر بعد میں کسی وقت اپنی منسوخ شدہ وصیت کو بحال کرانا چاہے تو اس کی بحالی کے لئے یہ شرائط ہیں:۔

ا۔ پہلی منسوخ شدہ وصیت کا بقایا ادا کیا جائے۔

ب۔ عرصہ منسوخی وصیت کا چندہ عام ادا کیا گیا ہو۔

(۲) ایسا شخص اگر نئی وصیت کرے تو اس پر بھی یہ دونوں شرائط حاوی ہونگی

(۳) مگر جس شخص کی وصیت مجلس کارپرداز نے بوجہ عدم ادائیگی بقایا منسوخ کی ہو۔ (نہ کہ اس نے خود منسوخ کرائی ہو) تو اس کی وصیت بحال کرنے کے لئے حصہ آمد کا سارا بقایا بحالی کی تاریخ تک کا ادا ہونا چاہیئے۔ یعنی اس شخص سے عرصہ منسوخی وصیت کی صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہیں۔ بلکہ وصیت بحال کرانے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس عرصہ کے حصہ آمد اور وصول شدہ چندہ عام کا جو فرق ہے۔ اس کو بھی پورا کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات و مکاشفات (بلا تشریح)

"گاہے گاہے باز خواں"

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی موجودہ بیماری کے متعلق احباب جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے میں نے لکھا تھا کہ اس دفعہ حضور قادیان کا بہت ذکر فرماتے ہیں اور اسے بار بار یاد کرتے ہیں۔ چونکہ ممکن ہے کہ یہ ذکر کسی غیبی تحریک پر مبنی ہو اسلئے احباب کی تذکیر کی غرض سے ذیل میں اسی سلسلہ سے تعلق رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات اور مکاشفات درج کئے جاتے ہیں جن کی تشریح کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ وقت پر خدا تعالےٰ کا منشا خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ ولا علم لنا الا ما علمنا اللہ العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

(۱) ایک مقدمہ کے دوران میں جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے اور دشمنوں نے حضورؑ کو پھانسی دلانے یا قید کرانے کی سازش کی تھی اور قادیان واپس جانے سے روکنے کی تدبیر بنائی تھی حضرت مسیح موعودؑ کو موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے الہام ہوا تھا کہ:-

إِنَّ الَّذِی فَرَضَ عَلَیْکَ
الْقُرْآنَ لَرَادُّکَ إِلٰی
مَعَادٍ۔ إِنِّی مَعَ الْأَفْوَاجِ
آتِیْکَ بَغْتَةً ......

...... مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامتِ خلق۔ (تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴)

(۲) اس کے بعد الہام ہوا کہ:-

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی
الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ
غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔
(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۵۰۹)

(۳) اور یہی الہام مزید تشریح کے ساتھ دوبارہ ہوا کہ:-

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی
الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ
غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ
لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ
مِنْ بَعْدُ وَیَوْمَئِذٍ
یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔
(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۷۹۹)

(۴) پھر فرماتے ہیں:-

"میں نے دیکھا کہ میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں کہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ اور کہتا ہوں کہ ادنی الارض سے قادیان مراد ہے۔"
(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۷۶۰ و ۷۶۱)

(۵) اور ایک دوسرے موقعہ پر فرماتے ہیں:-

"میں نے خواب میں دیکھا کہ قادیان کی طرف آتا ہوں اور نہایت اندھیرا ہے اور مشکل راہ ہے اور میں رجماً بالغیب قدم مارتا جاتا ہوں اور ایک غیبی ہاتھ مجھ کو مدد دیتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں قادیان پہنچ گیا اور جو مسجد کہ سکھوں کے قبضہ میں ہے (قادیان کی ایک قدیم مسجد کو جسے سکھوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے قبل گوردوارہ بنا رکھا تھا اور یہ مسجد دار المسیح کے قریب تھی) وہ مجھ کو نظر آئی۔ میں سیدھی گلی میں جو کشمیریوں کی طرف سے آتی ہے چلا۔ اس وقت میں نے اپنے تئیں سخت گھبراہٹ میں پایا کہ گویا گھبراہٹ سے بیہوش ہوا جاتا ہوں اور اس وقت بار بار ان الفاظ سے دعا کرتا ہوں کہ ربِّ تجلّ ربِّ تجلّ (یعنی خدایا تو اپنی تجلی سے روشنی کر دے خدایا روشنی کر دے) اور ایک دیوانہ کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہے اور وہ بھی ربِّ تجلّ کہتا ہے۔ اور بڑے زور سے میں دعا کرتا ہوں۔ اور اس سے پہلے مجھ کو یاد ہے کہ میں نے اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے اور اپنے لڑکے محمود کے لئے بہت دعا کی ہے۔ پھر میں نے دو کُتّے خواب میں دیکھے ایک سخت سیاہ اور ایک سفید۔ اور ایک شخص ہے کہ وہ کُتّوں کے پنجے کاٹتا ہے۔ پھر الہام ہوا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ قَدْ جَاءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَ الْفَتْحُ اَقْرَبُ۔"
(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۸۳۳ و ۸۳۴ سنہ ۱۸۹۲ء و سنہ ۱۸۹۳ء)

یہ وہ چند الہامات اور کشوف ہیں جو خدائے عرش کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلبِ صافی پر نازل ہوئے یا جن کا نظارہ حضورؑ کی چشمِ بصیرت کو دکھایا گیا۔ وعلمھا عند ربی ولا یضل ربی ولا ینسیٰ۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۶ رمئی سنہ ۱۹۵۹ء

مجوزہ قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گو تین سال سے باوجود درخواست اور کوشش کے حکومت بھارت کی طرف سے قافلہ قادیان کی اجازت نہیں ملی۔ لیکن اس سال بظاہر حالات امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ اجازت مل جائے گی۔ دونو طرف کی سہولت کے لئے اس سال جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ دسمبر سنہ ۵۹ء مقرر کی گئی ہیں۔ تجویز ہے کہ اگر اجازت مل گئی تو قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر کو لاہور سے بوقت صبح لاریوں کے ذریعہ روانہ ہوگا اور ۱۹ دسمبر کی شام کو انشاء اللہ لاہور واپس آئے گا تا قادیان میں ایک دو دن زائد مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کا موقعہ مل سکے۔

پس جو بہن بھائی اس سال قافلہ قادیان میں شریک ہونا چاہیں انہیں چاہیئے کہ اپنا اپنا پاسپورٹ ابھی سے تیار کروالیں۔ پاسپورٹ لاہور اور پشاور اور کوئٹہ اور کراچی سے بن سکتا ہے۔ جس کے لئے اپنے ضلع کے دفتر ڈپٹی کمشنر میں خود اپنی طرف سے درخواست دینی پڑتی ہے۔ اس کے بعد ویزا کراچی سے بنے گا۔ فی الحال دو سو افراد قافلہ کے لئے درخواست دی گئی ہے۔ لیکن ارادہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسے تین سو تک بڑھا دیا جائے۔ جن دوستوں کے پاس پہلے سے پاسپورٹ موجود ہے اور وہ اندر میعاد ہے ان کو صرف ویزا کی ضرورت ہوگی۔ فقط والسلام۔ خاکسار

مرزا بشیر احمد

دفتر حفاظت مرکز۔ ربوہ

درخواست دعا

میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے جوڑوں اور پٹھوں کے دردوں کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور دائیں ٹانگ میں شدید درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے چلنا پھرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اب کچھ عرصہ سے آنکھوں کی بینائی بھی ختم ہو رہی ہے۔ درویشانِ قادیان اور جملہ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ میری اہلیہ صاحبہ کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار شیخ رفیع الدین احمد ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس رنچھوڑ لائنز کراچی)

خلافتِ احمدیہ سے متعلق

جناب بابا نانک صاحبؒ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

(۲)

اس سے قبل یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جناب بابا نانک صاحبؒ نے پرگنہ بٹالہ میں ظاہر ہونے والے "مرد کے چیلے" اور "پورے گورو" (اُمّتی نبی) سے متعلق متعدد پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک پیشگوئی یہ ہے کہ اس پورے گورو کے بعد اس کی جماعت میں سلسلۂ خلافت قائم ہوگا۔ جو دائمی اور غیر منقطع ہوگا۔ اور پھر وہ پورا گورو اِک نئے لباس میں دنیا کے سامنے آئے گا۔ تب اس کی جماعت میں اختلاف پیدا ہوگا۔ اور وہ دو حصوں میں بٹ جائے گی۔ باباجی نے ایک گروہ کو "کچے" اور دوسرے گروہ کو "پکے" کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور لغات میں "کچے" کے معنے صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کے بعد اسے چھوڑ دینے والے اور "پکے" کے معنے آخر دم تک سیدھے راستے پر قائم رہنے والے ہیں۔

جناب بابا نانک صاحبؒ نے اپنی اس پیشگوئی کی خود ہی یہ تشریح فرمائی ہے کہ:۔

ਦੂਰ ਦੀਆਂ ਅਭਗ ਕਹੈ
ਐਸਾ ਪਾਸਾ ਢਾਲੇਗਾ ਦੁਨੀਆ
ਤੇ ਦੂਰ ਰਹੇਗਾ। ਦੀਵਾਨ
ਜੋ ਹੈ ਸੋ ਅਭਗ ਲਗੇਗਾ
ਤ੍ਰੁਟਣੇ ਦਾ ਕਰੇ ਨਾਹੀ
ਅਰ ਇਕ "ਕੱਚੇ" ਇਕ
"ਪੱਕਿਆਂ" ਸੋ ਕੀ ਹੈ ?
ਪੱਕੇ ਤਾਂ ਗੁਰਮੁਖ ਹੈਨ ਸੋ
ਤ੍ਰੁਟਣੇ ਕੇ ਨਾਹੀ। ਗੁਰ-
ਮੁਖ ਕਹਿਨਗੇ ਜੋ ਇਹ
ਪੂਰਨ ਪੁਰਖ,
ਅਬਿਨਾਸੀ
ਸ੍ਰਿਸ਼ਟ ਦਾ ਕਰਤਾ
ਕਰਨੇਹਾਰਾ ਹੈ
ਅਰ ਜੋ ਕੱਚੇ ਹੈਨ ਸੋ
ਭਰਮਾਇਂਦਗੇ। ਸੋ
ਕਹਿਨਗੇ ਇਹ ਰਾਜਾ ਹੈ।
ਅਰ ਗੁਰਮੁਖ ਸਿਖ ਗੁਰੂ
ਦੇ ਪਿਆਰੇ ਹੈਨ ਤਿਨ
ਨੂੰ ਨਿੰਦਨਗੇ ਤਿਨ ਨੂੰ
ਸਤਿਗੁਰੂ ਆਪ ਹੀ ਤੋੜ
ਸੁਟੇਗਾ।
ਤੁਟਸਨ ਸੇਈ ਨਾਨਕਾ
ਜੋ ਤੋੜੇ ਆਪ ਦਿਆਲ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭ. ਬਾਲਾ ਪੰਨਾ ੫੨੮}

دور دیان ابھگ کہے
ایسا پاسا ڈھالے گا۔
دنیا تے دور رہے گا۔
دیبان جو ہے سو
ابھگ لگے گا۔ تٹنے کا
کرے ناہی۔ ار اِک
اِک "کچے" اِک
پکیاں۔ سو کی ہے ؟
پکے تاں گورمکھ ہین۔
سو تٹنے کے ناہی۔
گورمکھ کہن گے جو ایہہ
پورن پورکھ۔ انبناشی
سرشٹ کا کرتا کرنے ہارا
ہے۔ ار جو کچے ہین سو
بھرمائیں گے سو کہن گے
ایہہ راجہ ہے۔ ار
گورمکھ سکھ گورو
کے پیارے ہین تن کو
نندن گے۔ تن کو
ستگورو آپ توڑ
سٹے گا۔
ٹٹسن سیئی نانکا
جو توڑے آپ دیال
{جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۵۲۸}

باباجی نے اس تشریح میں پکے لوگوں کی مزید وضاحت کر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ਪੱਕੇ ਤਾਂ ਗੁਰਮੁਖ
ਹੈਨ ਸੋ ਤ੍ਰੁਟਣੇ ਕੇ ਨਾਹੀ।"

پکےؔ تاں گورمکھ ہن سو
تو ٹٹنے کے ناہیں۔

یعنی پکے لوگ اس کی جماعت سے کسی صورت میں بھی الگ نہیں ہوں گے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کچے لوگوں کی حالت اس کے بالکل برعکس ہوگی۔ وہ اس کی جماعت سے الگ ہو جائیں گے اور صحیح مسلک ترک کر دیں گے —— باباجی نے اس تشریح میں اپنے رنگ میں دونوں گروہوں کے خیالات اور عقائد کو بھی واضح کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ پکے گروہ میں یہ تین باتیں نمایاں طور پر پائی جائیں گی اور یہی ان کے بنیادی عقائد ہوں گے کہ:۔

(۱) پورن پورکھ :۔ وہ اسے پورن پورکھ یعنی کامل انسان تسلیم کریں گے۔

(۲) ابناشی :۔ وہ اسے دائمی زندگی پانے والا تصور کریں گے۔

(۳) سرشٹ کا کرتا کرنہارا :۔ وہ اسے نئی زمین اور نئے آسمان کا بنانے والا تسلیم کریں گے۔

اس کے برعکس کچے لوگوں کی تین باتیں باباجی نے یہ بیان کی ہیں :۔

(۱) اوہ بھرمائیں گے :۔ یعنی ان کا اختلاف محض وہم کا نتیجہ ہوگا۔ حق ان کے ساتھ نہ ہوگا۔

(۲) ایہہ راجہ ہے :۔ وہ اس کے درجہ کو قائم کرنے والے ہوں گے۔ باباجی نے راجہ لفظ کو پورن پورکھ کے مقابلہ میں بیان کیا ہے۔

(۳) گورو کے پیاروں کی نندا کریں گے :۔ } یعنی ان کا مشن تائید موعود کی بجائے عداوت محمود میں تبدیل ہو جائے گا۔

ان تمام باتوں پر اگر سکھ کتب اور احمدیہ لٹریچر کی روشنی میں غور کیا جائے تو حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ پورن پورکھ کے معنے کامل انسان کے ہیں۔ اور اس حقیقت سے کسی بھی سمجھدار کو انکار نہیں ہو سکتا کہ انسانیت کا حقیقی کمال نبوت ہے۔ اور نبیوں میں سے سب سے کامل نبی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور حضور کی اتباع میں دوسرے نبیوں کو بھی اپنے اپنے زمانہ میں کامل انسان کہا جا سکتا ہے۔ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے پورن پورکھ کے معنے یہ بیان کئے ہیں :۔

"پورن پورکھ۔ کامل انسان جس میں کوئی کمی نہ ہو" (مہان کوش صفحہ ۲۸۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہی معنوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور سری کرشن جی مہاراج کو کامل انسان قرار دیا ہے (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۶ و لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۳) اور یہ سب کے سب خدا کے برگزیدہ اور نبی تھے۔ حضور نے خود اپنے بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ :۔

"میں منعم علیہ گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔ اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا چاہا کیا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۲)

نیز تریاق القلوب کے صفحہ ۲۹۷ پر بھی حضور نے خود کو کامل انسان ظاہر فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اور مرتبہ واضح کرنے کے لئے "حقیقۃ النبوۃ" کے نام پر ایک معرکۃ الآرا کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس میں بھی حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو واضح کرنے کے لئے کامل انسان کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں :۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے زور سے ہی ملائکی اور انسان کے سہارے کے اس درجہ کو پہنچے جو خدا تعالےٰ نے آپ کو دیا۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ صرف اپنی ذاتی استعداد کے ساتھ اس مرتبہ کو نہیں پہنچے بلکہ آپ کی ذاتی استعداد کے ساتھ فیضان محمدیؐ مل گیا تو ایک تو مسیح موعودؑ کی فطری طاقتوں نے اس کو اوپر اٹھایا اور دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اسے بلند کیا۔ اس لئے پہلے کی نسبت جلد ایسا کامل انسان ظاہر ہوا اور تیرہ سو سال کے اندر ایسے کامل انسان کا ظہور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوتِ فیضان کا ایک زبردست ثبوت ہے۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۸)

پس باباجی کا اپنی پیشگوئی میں یہ بیان کرنا کہ پکے گروہ کے لوگ اسے "پورن پرکھ" یعنی کامل انسان تسلیم کریں گے اپنے اندر یہی مفہوم لئے ہوئے ہے کہ وہ اسے انسانیت کے کمال نبوت کو پانے والا یقین کریں گے۔ اس کے برعکس کچے گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے بارہ میں باباجی نے یہ فرمایا ہے کہ وہ محض وہم کا شکار ہوں گے۔ ان کے پاس اپنے خیالات کی تائید میں کوئی پختہ دلیل نہ ہوگی۔ وہ اسے پورن پورکھ کی بجائے

راجہ تسلیم کریں گے۔ یعنی اسے نبی ماننے سے انکار کر دیں گے اور ان کا یہ انکار محض اپنے وہم اور خیال کا نتیجہ ہوگا۔ باباجی نے اس سلسلہ میں جو الفاظ بیان فرماتے ہیں وہ "هیر ما ئین گے"۲ ہیں اور بھرم کے معنے لغات ۲

آدپورکھ گورو وہی ہے۔ وہ جگ جگ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ رب کو اس نے اپنے سوت میں پرو دیا ہے یعنی قانون قدرت کے موافق ہر شے نمودار ہوتی ہے۔ اور صورت تبدیل کرتی رہتی ہے۔ بعض نے اس رمز کو سمجھا ہے اور بعض نہیں جانتے اور وہ راجہ کی صورت خیال کرتے ہیں لیکن جس نے گورو کو پہچانا ہے اور حکم مانا ہے۔ گوربانی کو دل میں جگہ دی اور صدق یقین سے ایمان لائے۔ وہ مہاں پورش ہو گیا۔ جو لوگ اس کے پیرو ہو گئے۔ وہ بھی نجات پا گئے"

جنم ساکھی بھائی بالا

اردو ص۵۸۱

۲ ہیں یہ مرقوم ہیں کہ "کچھ اور کو اور خیال کرنا" "دھجو ماگیان" یعنی خلاف حق باتیں شکوک و شبہات، جو حقیقت کے خلاف ہو۔ باباجی نے پورے گورو کو راجہ تسلیم کرنے کے بارہ میں خود ہی یہ تشریح کی ہے کہ:۔

"ਕਾ ਆਖਿਆ ਗੁਰੂ ਸੋ
ਤੇ ਸੋ ਆਪ ਪੁਰਖ ਤੋਂ ਗੁਰ
ਗੁਰ ਰਚਨਾ ਆਖਿਆ ਤੇ
ਅਰ ਇਕਨਾ ਨੇ ਅਕਲ
ਆਖਿਆ ਤੋਂ ਇਕਨਾ ਨੇ
ਨਹੀਂ ਆਖਿਆ ਤਿਨਾਂ ਨੇ
ਆਖਿਆ ਜੋ ਗੁਰ ਤੂੰ
ਜਿਸ ਗੁਰੂ ਕਰ ਜਾਣਿਆ
ਪਾਤਰ ਮੰਨਿਆ, ਸਾਦਕ
ਮਨ ਦ੍ਰਿੜਾਇਆ ਸੋ ਅਤਾ
ਪੁਰਖ ਹੋਏ ਉਸ ਪਿੱਛੇ
ਚਲਤ ਹੋਏ ਸੇ ਭੀ
ਉਧਰੇ।" ੫੯੬

ਜ. ਸਾ.: ਬਾਲਾ

الغرض کسی پورے گورو کو راجہ تسلیم کرنا بابا نانک صاحب کے نزدیک صحیح عقیدہ نہیں ہے۔ دوسری بات باباجی نے یہ بیان کی ہے کہ کچے لوگ اس پورے گورو کو ابناشی یعنی دائمی زندگی پانے والا تسلیم کریں گے ظاہر ہے کہ کسی مامور من اللہ کی دائمی زندگی اس کے سلسلہ کے قیام اور اس کے مشن کے جاری رہنے میں ہے اور اس مقصد کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادوں کے بعد سلسلہ خلافت کو قائم کیا ہے گویا کہ کسی فرستادہ کی دائمی زندگی اس کے بعد اس کے ماننے والوں میں سلسلہ خلافت سے وابستہ ہے۔ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:۔

"چونکہ کسی انسان کے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں۔ ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے" (شہادت القرآن ص...)

پس کسی مامور کے بعد اس کی جماعت میں خلافت کا قیام ہی اس کی دائمی زندگی کی علامت ہے۔ باباجی کا یہ بیان کرنا کہ کچے لوگ پرگنہ بٹالہ کے گورو کو ابناشی مانیں گے۔ اپنے اندر یہی مفہوم لئے ہوئے ہے کہ وہ کچے گروہ کے لوگ اس کے بعد خلافت کے قائل ہونگے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دائمی زندگی کو سلسلہ خلافت سے ہی وابستہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

"میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے کہ اسے زندہ کیا جائے یہ میرا حکم نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے۔ تو اس کے اجزاء متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو کہ اس کے مرید بمنزلہ اجزاء کے تھے۔ وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ ان میں وحدت کی روح پھونکی گئی"

(بدر ۱۱ر جون ۱۹۰۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اول نے واضح ارشاد میں فرمایا ہے کہ ہمارا مسیح زندہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کے وصال کے بعد اس کی جماعت میں سلسلہ خلافت کو قائم کر کے جماعت کے لوگوں کو پراگندہ اور منتشر ہونے سے بچا لیا۔ اور وہ سب کے سب ایک ہاتھ پر جمع ہو گئے اور اس طرح ان میں وحدت کی روح پھونک دی گئی۔ اور یہ ہمارے مسیح علیہ السلام کی ابدی زندگی کی ایک زبردست علامت ہے اور جو لوگ خلافت کے منکر ہیں۔ وہ حقیقت میں حضور علیہ السلام کی ابدی زندگی کے انکاری ہیں۔ اور ان کا خلافت کا انکار اپنے وہم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ وہ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں خود بھی اسکے قائل رہ چکے ہیں۔ اور حضرت حکیم مولانا مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اس خلافت اولیٰ کو تسلیم کرنے کے بعد خلافت ثانیہ کا انکار ان کے "کچے" ہونے کو واضح کر رہا ہے۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان اور میرے بڑے بھائی مکرم عبدالحمید صاحب بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (عبدالماجد پنسلین پروجیکٹ داؤد خیل)

(۲) میرے بھائی محمد ارشد فاروق کا گنگارام ہسپتال میں گلے کا اپریشن ہو گیا ہے۔ اس کی صحت یابی و مکرم والد محترم چوہدری سربلند صاحب جو کہ گھٹنوں کی درد میں مبتلا ہیں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل آرام بخشے (سعیدہ بشریٰ ڈرگ روڈ کراچی)

(۳) میری لڑکی خورشید بشرہ امسال ایم اے فائنل کا امتحان دے رہی ہے۔ بزرگان دین اور احمدی بھائی بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ عزیزہ اچھے نمبروں کامیاب فرماوے۔ بیگم کیپٹن صاحبدین سیالکوٹ)

(۴) میرا بھائی مسٹر عبدالغفور ——— بعارضہ یرقان میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار گلزار احمد زرگر ——— چنیوٹ)

(۵) میری پھوپھی صاحبہ آمنہ بی بی اہلیہ مرزا محمد زمان درویش قادیان کو عرصہ ایک سال سے پیچش کی تکلیف ہے۔ مگر دو چار روز سے پیچش بہت تکلیف دے رہی ہے۔ احباب جماعت اور خاص کر درویشان قادیان ان کی کامل صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ (ملک محمود احمد اظہر بی۔ ایس سی نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

(۶) خاکسار عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار حسین بخش احمدی ٹوبہ ٹیک سنگھ)

(۷) عزیزی طاہر محمود ارشد چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت یابی کے دعا فرمائیں۔ (محمد سعید غلہ منڈی جہلم)

(۸) میری امی جان دس بارہ روز سے سخت بیمار ہیں۔ جگر اور معدہ میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل خاں دارالرحمت شرقی ——— ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد صاحب کی فوتیدگی پر بہت سے احباب جماعت کی طرف سے تار اور خطوط اظہار ہمدردی اور افسوس کے موصول ہوئے ہیں۔ میں فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینے سے قاصر ہوں لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا میں ان تمام احباب کا حد درجہ شکرگزار ہوں۔ جنہوں نے شریک غم ہونے کے تار یا خطوط بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

عاجز عبدالکریم افغان ننکانہ صاحب

دعائے مغفرت

میرے خسر مکرم میاں محمد رمضان صاحب تندپور ضلع لدھیانہ حال جھنگ صدر مختصر سی علالت کے بعد کل مورخہ ۲۳؍۹ بوقت بارہ بجے شب انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سلسلہ کے کاموں میں نہایت دلچسپی لینے والے تھے اور موصی تھے۔ احباب مرحوم کی ترقیات درجات اور پسماندگان کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

بشیرالدین احمد جھنگ صدر

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(۱) بڑے تاجر:۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر:۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(۳) ملازمین ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۲/۱ دیں۔

(۴) وکلاء و ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان:۔ گذشتہ سال کی آمد مقرر کر لیں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع:۔ مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ ۲ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

(۹) مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بچے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ دیا کریں۔

اعانت الفضل (۱) مکرم ملک سراج الدین صاحب سمبڑیال نے اپنی صحت یابی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم ملک صاحب تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے صحت یابی کے لئے دعا کی ہے۔

(مینیجر الفضل)

پتہ درکار ہے (۱) عزیزم سید محسن شاہ صاحب ساکن ظفر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد کی ایک ماہ سے کوئی خبر معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے بیوی بچے پریشان ہیں۔ اگر کسی کو علم ہو یا خود وہ اس اعلان کو پڑھیں۔ تو جلد خیریت سے اطلاع دیں۔

(حکیم عبدالرحمٰن شاہ ربوہ)

(۲) عبدالمنان صاحب قمر جو محکمہ P.W.D میں کلرک تھے۔ اور کسی وقت خیرپور میرس کے سیکرٹری مال بھی رہ چکے ہیں۔ ان کے موجودہ ایڈریس سے اگر کوئی دوست واقف ہوں تو مہربانی فرما کر نظارت بیت المال کو مطلع کریں۔ اور اگر قمر صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو فوراً اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ کیونکہ دفتر کو ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا (۱) میری اہلیہ۔ والدہ اور بچے کئی دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(بشیر احمد شاکر راولپنڈی)

(۲) میرے ایک عزیز دوست عبدالکریم نے ایف اے فائینل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرشید سماٹری دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

(۳) خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اور ایک لڑکی عرصہ سات سال سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ محمد علی ولد شیخ علی گوہر از چک ۱۰۶/۷ ج ب سوڈھی۔ ضلع لائلپور)

راولپنڈی میں "فضل عمر فری ڈسپنسری" کا افتتاح

راولپنڈی ۸ مئی بروز جمعۃ المبارک تین بجے دوپہر "حلقہ سید پوری گیٹ" میں جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے "فضل عمر فری ڈسپنسری" کا افتتاح فرمایا۔ یہ ڈسپنسری مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ خدمت خلق کے ماتحت نادار مریضوں اور مستحق بیماروں کے مفت علاج کے لئے جاری کی گئی ہے۔ رسم افتتاح کے موقع پر متعدد شہری اور فوجی حکام اور معززین شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مقامی مجلس کے قائد نے شعبہ خدمت خلق کی اہمیت اور اس ڈسپنسری کے قیام کی کچھ تفصیلات حاضرین کے سامنے پیش کیں۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے خدمت خلق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مقامی مجلس کی طرف سے اس ڈسپنسری کے قیام کو سراہا اور توقع ظاہر کی کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ڈسپنسری ہر ممکن طور پر خلق اللہ کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہو گی۔ تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کے ساتھ ڈسپنسری کے افتتاح کا اعلان کیا۔

اس موقعہ پر حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اس ڈسپنسری کے لئے ۲ دو ہومیوپیتھ ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ خواتین کے علاج کے لئے بھی پردہ وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کو ملک و قوم اور خلق خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے۔ اور اس ڈسپنسری کے قیام کو خصوصاً برکت اور ثواب کا موجب بنائے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے بیرونی ممالک میں ملازمت اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہو گی۔

(۱) بی اے فرسٹ ڈویژن یا مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں سیکنڈ ڈویژن پاس ہو۔ انگلش۔ فرنچ۔ لاطینی۔ فزکس۔ جغرافیہ، ریاضی۔ کیمسٹری۔ بیالوجی اور تاریخ۔ ایم۔ اے جغرافیہ کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) فرسٹ ڈویژن ایم اے ریاضی۔ ایم اے اعلےٰ سیکنڈ ڈویژن کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔

(۳) عربی اور دینیات پڑھانے کے لئے ایک مولوی فاضل جو بی۔ اے انگلش بھی ہو۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

رسالہ خالد اور آپ کا فرض

رسالہ خالد جماعت کے نوجوانوں کا جریدہ ہے۔ جس میں علاوہ مرکزی اعلانات کے مجالس کی مساعی کا ذکر ہوتا ہے۔ تربیتی اور علمی مضامین ہوتے ہیں۔ اور ان امور کا تقاضا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر اس رسالہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرے۔ الحاد و دہریت کی موجودہ فضا میں دینی لٹریچر کا مطالعہ اور اپنی سرگرمیوں سے مطلع رہنا۔ اپنے مذہبی جذبات اور وابستگی کے لئے ہی ضروری نہیں۔ بلکہ ایسا نہ کرنا اپنے فرض سے کوتاہی برتنے کے بھی مترادف ہے۔ خالد کی اشاعت کی توسیع ایک مقیاس ہے۔ جس کے ذریعہ ہی یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہم اپنی تنظیم اور مجلس سے کتنی دلچسپی رکھتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ خدام اپنے اس فرض سے صحیح رنگ میں عہدہ برآ ہوں گے۔ ہر خادم کوشش کرے گا کہ وہ رسالہ خالد کا مطالعہ کر کے اپنی تنظیم سے کماحقہٗ وابستگی کا ثبوت دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

(۴) میری ہمشیرہ صفیہ پروین کی صحت عموماً خراب رہتی ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے آمین۔ نیز میرے خالہ زاد بھائی مسٹر احمد ابن چوہدری محمد علی صاحب کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

(محمد رفیق چک ۱۲۲ ج ب (R.B) کریانوالہ ضلع لائلپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

کنری سندھ

جماعت نے تین بکرے صدقہ دیئے اور نقدی کی صورت میں بھی صدقات دیئے جا رہے ہیں۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر دعائیں کی جا رہی ہیں۔ مقامی لجنہ اماء اللہ نے بھی صدقہ دیا اور اجتماعی دعا کی۔ غرباء میں نقدی بھی تقسیم کی گئی (احمد دین امیر جماعت احمدیہ ضلع تھرپارکر)

ناصر آباد و نوکوٹ

ناصر آباد اور نوکوٹ کی جماعتوں میں بھی صدقات دیئے جا رہے ہیں اور اجتماعی دعائیں جاری ہیں
(احمد دین امیر جماعت احمدیہ ضلع تھرپارکر)

منڈی بہاؤالدین

جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین نے مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۹ء بروز جمعرات بعد نماز شام خاکسار کے مکان پر اجتماعی دعا کی۔ . . . . . . بروز ہفتہ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۹ء کو ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ اور اس کا گوشت مساکین میں تقسیم کیا گیا۔
(شیخ منور حسین ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین)

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۲۹ مئی ۱۹۵۹ء کو حضور سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی گئی۔

اس سے قبل ۵۰ روپے کی حقیر رقم لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ کی طرف سے صدقے کے طور پر ربوہ فضل عمر ہسپتال میں بھیجی گئی۔ نیز ڈیڑھ من کے قریب گندم بھی مستحق مستورات کو دی گئی۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

کریم نگر فارم ٹاہلی

مورخہ ۲۲/۵/۵۹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی اور دعا کے بعد ایک بکرا صدقہ دیا گیا (محمد صادق سیکرٹری مال)

ملتان شہر

جماعت احمدیہ ملتان شہر نے دو بکرے صدقہ میں دیئے۔ اور کچھ رقم ہسپتال ربوہ کو بھیجی۔ تمام جماعت اجتماعی دعائیں کر رہی ہے۔ (عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر)

گوکھووال

مورخہ ۲۳/۵/۵۹ کو بعد نماز عشاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور سلامتی اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت مستحق لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ (سید غلام اللہ شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷۶ ر ب ضلع لائلپور)

میانوالی

جماعت احمدیہ میانوالی شہر نے اجتماعی دعا کی۔ مبلغ ۵۰/- روپے بطور صدقہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ارسال کئے گئے (ایم عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی)

چوہڑکانہ منڈی

گذشتہ شب جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی نے پرسوز اجتماعی دعا کی۔ نیز جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھا۔ علاوہ ازیں مجلس خدام الاحمدیہ چوہڑکانہ کی مساعی سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور کچھ نقدی صدقہ کے طور پر ربوہ مرکز میں بھجوائی گئی۔
(قائد مجلس خدام الاحمدیہ چوہڑکانہ منڈی)

ٹوبہ ٹیک سنگھ

جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی۔ اور ایک بکرا صدقہ ۲۴/۵/۵۹ کو دیا گیا۔
(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

گکھڑ

مورخہ ۲۵/۵/۵۹ بروز جمعہ جماعت احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ نے ایک جانور بطور صدقہ ذبح کیا۔ اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ نیز حضور کی کامل صحت کے لئے دعا کی گئی اور ۱۸ روپے بطور صدقہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھیجے گئے
(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گکھڑ)

لیڈر بقیہ صـ ۲

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔ جب تک اس سوال کا صحیح جواب نہ ملے۔ یہ مسئلہ اسی طرح لاینحل رہے گا جس طرح "مرغی پہلے تھی یا انڈا" کا مسئلہ لاینحل ہے۔ معاصر کی یہ خواہش واقعی بڑی اعلیٰ ہے کہ سارے نقشہ زندگی کا رُخ اسلام کی طرف پھر جائے۔ مگر دنیا میں محض خواہشات سے کبھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا جب دینیات کے معلموں کا یہ حال ہے۔ کہ ان کا اخلاق گریجوایٹوں کے مقابلہ میں بھی پست ہے۔ جن سے بالا ہونے کا وہ ادعا رکھتے ہیں۔ تو خیال کرنا چاہیئے کہ ایسے لوگ جو ایک معمولی سکول میں بھی کام نہیں کر سکتے ملک و قوم کی تربیت کس طرح کر سکتے ہیں اور سارے نقشۂ زندگی کا رُخ اسلام کی طرف کس طرح پھیر سکتے ہیں

اس کا علاج بعض لوگ یہ بتائیں گے کہ ملک میں اسلامی قانون نافذ کر دیا جائے مگر سوال پھر وہی پیدا ہو گا کہ جب ایک تعلیمی ادارے میں یہ قانون انہی لوگوں کے ہاتھوں سے مجروح ہوتا ہے۔ جو یہ علاج بڑے دھوم دھڑلے سے پیش کرتے ہیں۔ اور خواہشات اچھالتے ہیں۔ تو ایک ملک کے لئے ایسے کارندے کہاں سے مل جائیں گے۔ جو یہاں اسلامی انقلاب کو کامیاب بنا سکیں گے سوا اس کے کہ بقول معاصر ملکی پیمانہ پر ایک قصہ چہار درویش دہرانا پڑے اور کیا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے

پھر کوئی تحریک خواہ وہ کتنی ہی دنیاوی کیوں نہ ہو۔ حکومت کے ذریعہ کسی ملک میں ہمیشہ کے لئے ٹھونسی نہیں جا سکتی۔ بیشک کچھ عرصہ کے لئے عوام کو مبہوت دکھا جا سکتا ہے۔ لیکن فطرت انسانی جو تنوع پسند ہے اور خاصکر آج کل جبکہ آزاد خیال اور جمہوریت کا بہت چرچا ہے، جبر واکراہ سے خواہ وہ قانونی ہی کیوں نہ ہو باغی کرتی ہے البتہ جب کوئی قانون عوام کے ذہنوں میں قدرتاً رچ جائے۔ تو اس کی پابندی آسان ہو جاتی ہے اور یہ اور بات ہے کہ قانون سے گریز کرنے والے استثنائی افراد کو سزا دیکر ملک کو ضرر سے بچایا جا سکتا ہے

یہ تو دنیاوی تحریکوں کا حال ہے مگر ایک دینی تحریک جس کا تعلق انسانی جسم سے نہیں بلکہ خاص طور پر دلوں سے ہے۔ کسی طرح ٹھونسی نہیں جا سکتی۔ کیونکہ اکثر لوگ اپنے عقائد کے لئے جان تک دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جبر سے نہ تو سکولوں کے لئے اور نہ حکومت کے دیگر محکموں کے لئے ایسے کارکن پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ جو دینیات کا ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ بلند اخلاق بھی رکھتے ہوں۔ کم سے کم اتنا ہی اخلاق رکھتے ہوں جتنا کہ متذکرہ بالا سکول میں ماہرین دینیات کے مقابلہ میں گریجوایٹوں نے دکھایا ہے کہ خوش اسلوبی سے اپنے فرائض ہی ادا کر سکیں

اسلام کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تحریک اسی وقت کامیاب ہوتی رہی ہے۔ جب اس تحریک کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد بہم پہنچتی رہی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے وعدۂ حفاظت اسلام کے مطابق اپنی طرف سے کسی کو کھڑا کرتا رہا ہے۔ جو مقررہ الٰہی پروگرام کے مطابق تجدید و احیائے دین کرتا رہا ہے۔ کیونکہ وہ دین کو جسموں کے ذریعہ دلوں میں نہیں اتارتا بلکہ دلوں میں زندگی کے چراغ جلاتا ہے۔ جن سے ان کے جسم کے ذرے بھی بجلی کے بلبوں کی طرح روشن ہو جاتے ہیں اور نقشہ زندگی کو بدل دیتے ہیں

دہلی میں انفلوئنزا نے پھر وبائی صورت اختیار کرلی!

ہزاروں افراد انفلوئنزا اور ٹائیفائڈ میں مبتلا

دہلی ۳۰ر مئی - بھارت کا وفاقی دارالحکومت ایک بار پھر وبائی انفلوئنزا کی لپیٹ میں آگیا ہے - اور شہر کے ہزاروں افراد اس مرض میں مبتلا ہیں اس کے ساتھ ٹائیفائڈ نے بھی وبائی شکل اختیار کر لی ہے -

دہلی کے ڈاکٹروں کی اطلاعات کے مطابق وفاقی دارالحکومت کے مختلف حصوں میں جو مریض علاج کے لئے ڈاکٹروں کے پاس آتے ہیں ان میں پچاس فیصد انفلوئنزا میں مبتلا ہوتے ہیں - اور ۲۵ فیصد ٹائیفائڈ کے مریض ہوتے ہیں - ابھی تک شہر کے کسی علاقہ سے کسی شخص کے انفلوئنزا سے ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی - البتہ ٹائیفائڈ کے باعث کچھ افراد ہلاک ہوئے ہیں - ٹائیفائڈ سے مرنے والوں کی صحیح تعداد بھی معلوم نہیں ہوسکی - دہلی میڈیکل ایسوسی ایشن کے سیکرٹری ڈاکٹر مہیش گپتا نے بتایا ہے کہ اگرچہ شہر میں انفلوئنزا کا اتنا زور نہیں جتنا کہ ۵۷ء میں تھا لیکن اس وبائی مرض کا زور بڑھتا جا رہا ہے -

ڈاکٹر مہیش گپتا نے شہر میں یرقان کے مرض کی بھی شکایت کی ہے - آپ نے بتایا کہ اس ماہ کے دوران دو ڈاکٹروں کے پاس یرقان کے چھ مریض علاج کے لئے آئے - بعض اور ڈاکٹروں نے بھی دو ایک اشخاص کے یرقان میں مبتلا ہونے کی اطلاع دی ہے -

کل الفضل کا ضمیمہ شائع ہوگا

کل مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۵۹ء بروز اتوار الفضل کا ضمیمہ شائع ہوگا جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع پر مشتمل ہوگا - قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں -

ضرورت ہے

ایک محنتی اور ایماندار نوکرانی کی جو عدن میں ایک پاکستانی گھرانے کے بچوں کی دیکھ بھال - کھانا پکانا اور دیگر امور خانہ داری کی اہلیت رکھتی ہو - تنخواہ معقول اور آنے جانے کا کرایہ بحری جہاز - پریذیڈنٹ یا صدر لجنہ حلقہ کی تصدیق ضروری ہے - واپسی وطن دو سال سے پہلے نہ ہوسکے گی -

شیخ منظور علی محلہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲ ۵/۵۹ بروز جمعہ مسجد احمدیہ کوہاٹ میں مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سکینہ پروین صاحبہ دختر مولوی عبد الغفور صاحب سپرنٹنڈنٹ نہر ڈی - سی - آفس کوہاٹ کا نکاح ہمراہ چوہدری چراغ الدین صاحب ولد چوہدری فتح دین صاحب سکنہ ضلع لائلپور حال ملازم پی اے - ایف بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ پڑھا - احباب دعا فرمادیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو -

(بشارت احمد امروہی حال کوہاٹ)

نوٹ :- اس خوشی میں مکرم چوہدری چراغ الدین صاحب نے مبلغ ۵/۰ روپیہ اعانت الفضل کے لئے دئے جو جماعتی چندہ کے ہمراہ ارسال خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دئے گئے ہیں -

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع درگاہی شاہ تحصیل شورکوٹ

خدا بخش - محمد خان - غلام محمد پسران نور بلوچ درگاہی شاہ تحصیل شورکوٹ

بنام منوں رام ولد کرم چند - مستان چند - رادھا کشن - پسران راماں - تلسیہ ولد دیارام مسماۃ سکھ دیوی - بیوہ ستنارام ہیماں - جلا پسران سوکھا رام - گوردتہ - بدھو نندلعل پسران سیوا - ہردیال ولد جیونہ - گنیشداس - نانک چند پسران امیر چند -

مرتہنان اول

راماں - جندا پسران سوبھا رام - گوردتہ - بدھو - نندلعل پسران سیوا - جندارام - تیج بھان - تلوک چند پسران نرمل رام - سیوا ولد راماں - مکھ چند - بہاری لعل - شودتہ پسران لابو

مرتہنان دوئم

مسماۃ راجونتی - پرکاش وتی دختران بدھو - میوا ولد گنیشا - امرناتھ - وزیر چند - چونی لال پسران گودکھو رام - سائیں دتہ - گیلا رام پسران تو ڈا - مہر چند ولد بہری گنیشداس - نانک چند پسران امیر چند

مرتہنان اول

حکم سنگھ - تیج رام - پسران گوپال سنگھ غیر مسلم حال بھارت — درخواست فک الرہن سالم کھاتہ نمبر ۲۳ بقدر معاملہ کھاتہ نمبر ۷۶ بقعدر کال درگاہی شاہ جمعبندی سال ۱۹۵۵-۵۶ء

مندرجہ بالا میں متوکلام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں - جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے - لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے - کہ وہ ۲۲ ۶/۵۹ کو بوقت ۷ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کریں بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی - آج مورخہ ۲۲ ۵/۵۹ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

مہر عدالت (صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع درگاہی شاہ تحصیل شورکوٹ -

پہلوان ولد محمد شمشیر - امیر پسران رمضان - محمد ولد لبنو - اللہ دتہ - اللہ بخش - لنگر خاں پسران غلام محمد مسماۃ اللہ جوائی زوجہ غلام محمد - مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ شمشیر خاں - مسماۃ بختاوری بیوہ دریام سکنہ سلطان بختاوری تحصیل شورکوٹ - بنام منوں رام ولد کرم چند - مستان چند - رادھا کشن پسران راماں - تلسیا ولد سوریا رام - ہیماں - جندا پسران سوبھا رام - گوردتہ - بدھو - نندلال پسران سیوا رام - جندا رام - تیج بھان - تلوک چند پسران نرمل رام - سیوا ولد سوہنا رام - بہاری لال ولد شیو دتہ - میماں رام ولد سوبھا رام مسماۃ راجونتی - پرکاش وتی دختران بدھو - سیوا ولد کھنیا - امرناتھ - وزیر چند - چونی لال پسران گوکھا رام سائیں دتہ - گیلا رام پسران تو ڈا - مہر چند ولد بہری غیر مسلم حال بھارت -

درخواست: فک الرہن کھاتہ نمبر ۶۱ کا ۱/۲ حصہ بقدر ۱۸ درگاہی شاہ جمعبندی ۱۹۵۵-۵۶ء مندرجہ بالا میں منوں رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں - جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے - لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے - کہ وہ مورخہ ۲۲ ۶/۵۹ کو بوقت ۷ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کریں - ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی -

آج مورخہ ۲۲ ۵/۵۹ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

مہر عدالت (دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ

اسلام احمدیت

اور

دوسرے مذاہب کے متعلق

سوال و جواب

بزبان انگریزی

ڈاک کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷